Dr. Rizwana Perween

R.N College Hajipur Vaishali

M.A 3rd semester

Paper - IX

Topic: - Aazadi ki tehrik or Urdu Adab.

Date. 29.09.2020

Time - 2:30 to 3:20 P.M

تحریک آزادی اور اردو ادب

اردو ادیب وشاعر جنگ آزادئ وطن میں دوسری زبانوں کے ادیبوں اور شاعروں سے کسی طرح پیچھے نہیں رہے۔ تاریخ جنگ آزادی کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اردو ادیبوں اور شاعروں نے جنگ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور وطن عزیز کو آزاد کرانے کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دیں۔ تحریک آزادی مختلف مراحل سے گزری۔ اردو ادیبوں اور شاعروں نے ہر مرحلے پر اپنا کردار کامیابی کے ساتھ ادا کیا۔

اردو شاعری میں ہمیں سامراجی طاقتوں کے خلاف شدید ردعمل کا اظہار ملتا ہے۔ غزل جو معاملاتِ حسن وعشق اور وارداتِ قلبی کی ترجمان سمجھی جاتی ہے اس میں بھی سلگتے ہوئے حالات کی آنچ محسوس ہوتی ہے۔ شاعرانہ رموز وعلائم کے پردے میں غزل گو شعراء نے اپنے عہد کے جذبات و احساسات کی ترجمانی کی ہے۔ انھوں نے ظالم انگریزوں کو کبھی گلچیں اور کبھی صیاد کا نام دے کر ان کے خلاف اپنی نفرت کا اظہار کیا ہے اور ان کے ظلم وستم کا تذکرہ کرکے ہندوستانیوں کے دلوں میں بغاوت کی آگ بھڑکانے کی کوشش کی ہے۔ چند اشعار بطور نمونہ ملاحظہ ہوں:

داغ چھوٹا نہیں یہ کس کا لہو ہے قاتل
ہاتھ بھی دکھ گئے دامن ترا دھوتے دھوتے
(آرزو)

اگائیں باغ میں لالہ زمیں سے
ہوا خون شہیداں سے چمن سرخ
(تاباں)

یہ حسرت رہ گئی کس کس مزے سے زندگی کرتے
اگر ہوتا چمن اپنا، گل اپنا باغباں اپنا
(مظہر)

یہ بلبلوں کا صبا مشہد مقدس ہے
قدم سنبھال کے رکھیو یہ تیرا باغ نہیں
(مظہر)

صبا سے ہر گھڑی مجھ کو لہو کی باس آتی ہے
چمن میں آہ گلچیں نے یہ کس بلبل کا دل توڑا
(سودا)

یہ عیش گہ نہیں ہے یاں رنگ اور کچھ ہے
ہر گل ہے اس چمن میں ساغر بھرا لہو کا
(میر)

دلی کے نہ تھے کوچے اوراق مصور تھے
جو شکل نظر آئی، تصویر نظر آئی
(میر)

دیدہ گریاں ہمارا نہر ہے
دل خرابہ جیسے دلی شہر ہے
(میر)

چوک جس کو کہیں وہ مقتل ہے
گھر بنا ہے نمونہ زنداں کا
(غالب)

بعد کے شعراء کے یہاں یہ ردعمل اور شدید ہوگیا ہے اور ان کے اشعار میں باغیانہ جذبات کی لے ایک للکار میں تبدیل ہوگئی ہے۔ چکبست، حالی، اکبر، حسرت، اقبال، ظفر علی خاں جوش وغیرہ کے یہاں جنگ آزادی کے پس منظر میں جذبات کی شعلہ فشانی عروج پر نظر آتی ہے۔

طلب فضول ہے کانٹے کی پھول کے بدلے
نہ لیں بہشت بھی ہم ہوم رول کے بدلے
(چکبست)

خواہ قہوہ ہو، خواہ ہو انگور
دونوں اب ہیں بہ قبضۂ لنگور
(اکبر)

ہے بدترین عذاب یہی اک شریف پر
یارب کرائیو نہ اطاعت کمین کی
(محمد علی جوہر)

بندگی میں گھٹ کے رہ جاتی ہے اک جوئے کم آب
اور آزادی میں بحر بیکراں ہے زندگی
(اقبال)

آزادی کی ایک آن ہے، محکوم کا اک سال
کس درجہ گراں سیر ہیں محکوم کے اوقات
(اقبال)

جتنی بوندیں ہیں شہیدان وطن کے خون کی
قصر آزادی کی آرائش کا ساماں ہوگئیں
(ظفر علی خاں)

ہم قول کے صادق ہیں اگر جان بھی جاتی
واللہ کبھی خدمت انگریز نہ کرتے
(حسرت موہانی)

اردو نظموں میں شاعروں نے اور بھی زیادہ کھل کر اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے اپنے آتشیں نغموں سے باشندگان ملک کے دلوں میں بغاوت کی آگ بھڑکانے کی کوشش کی ہے۔ ظفر علی خاں اور جوش کی شاعری نے جس طرح انگریزوں کے خلاف ہندوستانیوں کو للکارا اس کی مثال شاید ہی کسی ہندوستانی زبان کی شاعری میں ملے۔ ان کے علاوہ دوسرے نظم گو شعراء نے بھی اہل وطن کے دلوں میں جذبۂ آزادی بیدار کرنے اور دشمنوں کو وطن چھوڑ کر بھاگنے کے لئے آواز بلند کی ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں

متاع لوح و قلم چھن گئی تو کیا غم ہے
کہ خون دل میں ڈبولی ہیں انگلیاں میں نے

سرمہ چشم تیں شکستہ چوڑیاں ہاتھوں کے ڈھیر
ہاتھیوں کو تخت شاہی پہ بٹھا کر لیں گے ہم

زندگی ان کی ہے، دین ان کا ہے، دنیا ان کی ہے
جن کی جانیں قوم کی عزت پہ قرباں ہو گئیں

کس زباں سے کہہ رہے ہو آج تم سوداگرو
دہر میں انسانیت کے نام کو اونچا کرو

جب یہاں آئے تھے تم سوداگری کے واسطے
نوع انسانی کے مستقبل سے تم واقف نہ تھے

اس نظم میں علامہ شبلی نعمانی کی مشہور نظم "شہر آشوب اسلام" اور مرثیہ [illegible] کا [illegible] ڈاکٹر [illegible] کی
[illegible] شعر و ادب میں ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے۔